اللّٰہ

نور

السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مصباح

زنانہ اخبار

مہینے میں دو بار

جلد ۳ — نمبر ۱۷

یکم ستمبر سنہ ۱۹۲۹ء — ۲۶ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۸ھ

چندہ سالانہ ۲ روپے ۸ آنے — مقامِ اشاعت

قادیان دارالامان

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

KHILAFAT LIBRARY

فہرست مضامین

تپ دق	۳/۷	مریم شاہنواز	علم دوست عورتیں	۱۳/۱۵	افضل النساء محمد عمر
حقیقت نماز	۷/۱۱	مریم روشن علی	کانپور میں تبلیغ	۱۶/۱۷	حبیب النساء محمد شریف
اعلان برائے دستکاری	۱۱/۱۲	عزیزہ رضیہ گل محمد	مصباح کی زبان	۱۸	رضیہ محمود شاہ

متفرقات (ٹائیٹل)

نظم

زندگی اس میں ہے سارے ایک جاں ہو کر رہو
مونس و ہمدم رفیق و مہرباں ہو کر رہو

منتشر ہو کر سرِ منزل پہنچنا ہے محال
متحد آپس میں مثلِ کارواں ہو کر رہو

قطرے قطرے سے کہیں پیدا تلاطم بھی ہوا
موجزن ہمرنگ بحر بیکراں ہو کر رہو

سرنگوں معدوم ہوتے ہیں مثالِ نقشِ پا
گر ہے رہنا اس زمیں پر آسماں ہو کر رہو

احمدی! بازیچۂ اطفال یہ دُنیا نہیں
عقل میں پیر اور ہمت میں جواں ہو کر رہو

KHILAFAT LIBRARY

حکمت کے سوال اور جواب

نمبر شمار	سوال	جواب
۲۳	رحم کیا ہے؟	سب کو خوش دیکھنا
۲۴	سادگی کیا ہے؟	دل کی مساوات
۲۵	خدا تعالیٰ کیطرف سے آدمی کا دوست کون؟	بیوی.
۲۶	آدمی کا لاعلاج مرض کونسا؟	کینہ
۲۷	دہریہ کس کو کہیں؟	جاہل کو
۲۸	جاہل کسے کہیں؟	دہریہ کو
۲۹	بے ایمان کس کا نام؟	بے رحم کا
۳۰	سردی کا علاج کیا ہے؟	آگ.

(جنید قادیانی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباحؑ

قادیان دارالامان مورخہ یکم ستمبر ۱۹۲۹ء

حفظانِ صحت

KHILAFAT LIBRARY

تپ دق

تپ دق ایک مُزمن متعدی مرض ہے جس کے ساتھ خفیف حرارت لازمی ہوتی ہے۔ خون اور بلغم والی کھانسی بہت ہوتی ہے۔ مریض کو بھوک کم لگتی ہے۔ اس کا وزن بھی کم ہوتا جاتا ہے۔ عام طور پر پھر بالکل لاغر و نحیف ہو کر دُنیا سے رُخصت ہو جاتا ہے متعدی امراض میں سے تپ دق کا مرض سب سے زیادہ عام ہے۔ یہ مرض صرف مہذب ممالک میں پایا جاتا ہے حبشی لوگوں میں کم ہوتا ہے۔ شہروں میں رہنے والے حیوانوں کو بھی یہ مرض لگ جاتا ہے۔ جنگل کے رہنے والے حیوانوں کو نہیں ہوتا۔ گائے میں یہ مرض زیادہ ہوتا ہے بھینس میں نہیں ہوتا۔ گائے کے دودھ میں تپ دق کا جرم ہوتا ہے۔ مگر بھینس کا دودھ نہ صرف اس مرض سے پاک ہوتا ہے بلکہ اسکا علاج بھی ہوتا ہے

نکتہ } تعجب کی بات ہے کہ ہندوؤں نے بھینس کو چھوڑ کر گائے کو متبرک کیوں بنالیا۔ نوجوانوں میں یہ مرض بہت عام ہوتا ہے۔ خصوصًا نوجوان لڑکیوں کو جنکی وجہ عمومًا حیض کی بے قاعدگی یا رکاوٹ ہوتی ہے۔ جس سے دردِ سر کی شکایت بھی رہتی ہے۔ ہر شخص کے اندر کم و بیش تپ دق کا مادہ ضرور ہوتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس کی زندگی میں اس مرض کا اظہار نہ ہو۔ جسکا ثبوت یہ ہے کہ کئی لوگ جو دوسری بیماری سے فوت ہوئے جب اُنکی لاشوں کو چیر کر دیکھا گیا تو ۷۰ فیصدی کو تپ دق تھا۔ ذکی اور فہیم لوگوں میں تپ دق کی طرف زیادہ میلان ہوتا ہے۔ بڑے بڑے مصنّفوں کو بھی تپ دق ہوتا ہے۔ بعضوں کا خیال ہے کہ اُنکی اس ذکاوت اور فہم اور جدّتِ طبع وغیرہ کا باعث یہ خنازیری مادہ ہی ہوتا ہے پس ان قیمتی وجودوں کو صحت کا خیال ضرور رکھنا چاہیئے۔ اور ورزش وغیرہ ضرور کرنی چاہیئے۔ خنازیری مزاج والے لوگ (جن میں تپ دق کیطرف میلان ہو) خاص تعلقات میں عمومًا بے اعتدالی کرتے ہیں۔ اور یہ امر بھی انکو بعض دفعہ مرض لگنے کا باعث ہو جاتا ہے۔ اس مرض کا جرم نازک ہوتا ہے جو حیوانی مادہ کا نہیں۔ بلکہ نباتاتی ذرات کا بنا ہوا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب موسم بہار میں سوکھے ہوئے درختوں سے سبزہ نکلتا ہے۔ تو یہ جرم بھی جسم کے اندر ترقی کر جاتا ہے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ایک لاکھ آدمی ہر سال تپ دق سے مرتا ہے ان ریاستوں کی آبادی گیارہ کروڑ ہے وہاں کے ماہرین طب کا اندازہ ہے کہ نوّے ۹۰ لاکھ آدمی اس مرض سے ہلاک ہو

جائیں گے بشرطیکہ روک تھام کا انتظام نہ کیا گیا خصوصاً یہ مرض غریب لوگوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سخت مشقت اور معمولی غذا اور گندے مکان اور تفکرات وغیرہ ہیں جن کی وجہ سے جسم کی قوت مدافعت کم ہو جاتی ہے۔ یہ مرض بکرے۔ گھوڑے۔ کتے۔ بلی میں نہیں ہوتا۔ کبوتر۔ بٹیر۔ مرغی میں ہوتا ہے مرغابی کو بھی نہیں ہوتا۔

مرض کی اقسام } عام طور پر پھیپھڑوں میں تپ دق کا مادہ ہوتا ہے۔ اگر انتڑیوں میں یہ جرم چلا جائے تو اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔ گلے اور بغل میں چلے جائیں تو اُن کے غدود پھول جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ تپ دق کا جرم ہڈیوں اور جوڑوں میں بھی چلا جاتا ہے۔ بچوں میں عموماً اسہال کی قسم کا ہوتا ہے۔ پانچ سال کے اندر کے بچوں میں یہ مرض انتڑیوں میں سرایت کر جاتا ہے۔ جس کی وجہ گائے کا کچا دودھ پینا ہے۔ مگر گائے کا گوشت استعمال کرنے میں خطرہ نہیں۔ کیونکہ گوشت پکا کر کھایا جاتا ہے۔ نیز گوشت میں جرم بھی نہیں ہوتا۔

مرض پھیلنے کے ذرائع } جراثیم عموماً بلغم میں ہوتے ہیں۔ اگر اسہال آتے ہوں۔ تو پاخانہ میں بھی جراثیم نکلتے ہیں۔ خنازیری غدود پھٹ جائیں تو پھر پیپ میں بھی نکلتے ہیں۔ مگر مریض کی بلغم ہی عام طور پر مرض لگنے کا بڑا ذریعہ ہوتی ہے

(۱) بلغم } جب مریض بلغم کو بے احتیاطی سے زمین پر پھینک دیتا ہے۔ تو وہ مٹی میں خشک ہو کر ہوا کے ذریعہ تندرست لوگوں کے پھیپھڑوں میں چلی جاتی ہے۔ لیکن کھلی ہوا اور روشنی جراثیم کو مار دیتی ہے۔ اس لئے باہر کی گرد و غبار اتنی مضر نہیں جتنی گھروں کے تنگ و تاریک کونوں کی ہوتی ہے۔ اگر گرد و غبار میں تپ دق کے جراثیم نہ ہوں تو بھی یہ مضر ہے۔ کیونکہ گلے میں اس سے خراش ہوتی ہے۔ اور جراثیم کو داخل ہونے کا راستہ مل جاتا ہے۔ اگر مریض کے کمرے میں جھاڑو بے احتیاطی سے دیا جائے تو بھی مرض لگنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ پس چاہیئے کہ فینائل چھڑک کر جھاڑو دیا جائے۔ اور مریض کے مستعملہ کپڑے اور برتن استعمال کرنے سے بھی مرض لگ سکتا ہے۔ مریض کے کمرے میں تیزی سے چلنا اور ناچ کرنا نہیں چاہیئے۔ (مغربی فیشن کے دلدادہ توجہ کریں) رینگنے اور کھیلنے والے بچوں کو اس طرح مرض لگتا ہے۔ کہ اس کے ہاتھوں کو تازہ بلغم لگ جاتی ہے۔ اور وہ وہی انگلی منہ میں ڈال لیتا ہے اس مرض کے محققین کا خیال ہے کہ اکثر لوگوں کے جسم میں تپ دق کا مادہ بچپن میں سرایت کر جاتا ہے جس کی جسم میں نشوونما ہوتی رہتی ہے۔ مگر اس کا اظہار جوانی میں ہوتا ہے۔

(۲) کھانسی چھینک وغیرہ } بعضوں کا خیال ہے۔ کہ مٹی کے ذریعہ اس مرض کے لگنے کا خطرہ نہیں ہوتا۔ مگر مریض کی کھانسی اور چھینک اور گنگناو وغیرہ سے مرض لگ جاتا ہے۔ مثلاً اگر مریض زور سے کھانسے اور چھینک مارے اور بے احتیاطی سے رومال منہ کے آگے نہ رکھے تو اس کے منہ اور ناک کی رطوبت کے باریک

KHILAFAT LIBRARY

قطرے ہوا میں مل جاتے ہیں جس سے دوسروں کو بیماری لگ جاتی ہے پس چاہیئے کہ ایسے مریض کے زیادہ قریب نہ بیٹھا جائے۔

(۳) دُودھ } گائے کا کچّا دودھ استعمال کرنے سے ہی یہ مرض لگ جاتا ہے بچوں کو عموماً اسی طرح لگتا ہے مگر اُن کو بچپن میں تپ دق نہیں ہوتا بلکہ جراثیم جسم کے اندر مخفی رہتے ہیں۔ جس کا اظہار جوانی میں جا کر ہوتا ہے۔ تپ دق کا جرم براہِ راست ہوا کے ذریعے پھیپھڑوں میں چلا جاتا ہے بعض دفعہ گردن کے غدود میں زہر پہنچ جاتا ہے پھر وہاں سے پھیپھڑوں میں منتقل ہو جاتا ہے پس منہ کے راستے سانس نہیں لینا چاہیئے :-

نکتہ } آنکھ کے ذریعہ بھی یہ مرض پھیپھڑوں میں پہنچ جاتا ہے۔ مثلاً تپ دق کے اثرات والی گرد وغبار آنکھ میں پڑ جانے سے۔ دن میں پانچ دفعہ وضو کرنے کی حکمت واضح رہے فتدبروا یا اولی الابصار۔

متفرق ذرائع } (۱) مکھی جب مریض کے بلغم اور پاخانہ پر بیٹھتی ہے۔ تو اسی طرح غلاظت سے لدی ہوئی کھانے پر بیٹھ جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے مکھی کے ذریعہ بھی مرض پھیل جاتا ہے بس چاہیئے کہ اشیائے خوردنی کو حفاظت سے ڈھانپ کر رکھا جائے

(۲) مریض کا پاخانہ اگر پینے کے پانی میں مل جائے اور وہ پانی استعمال میں لایا جائے تو بھی مرض لگ جاتا ہے۔ مگر اس طرح شاذ و نادر ہوتا ہے۔

بچوں میں مرض لگنے کے ذرائع } ہر ایک بچے کو تپ دق سے متاثر ہونے کا امکان ہے۔ بچہ پیدائش کے وقت جراثیم لیکر نہیں آتا۔ پہلے سال میں بعض بچے متاثر ہوتے ہیں ۲ سال کی عمر میں دس فیصدی بچے اس مرض سے متاثر ہو جاتے ہیں چار سال کی عمر میں تیس فیصدی۔ آٹھ سال کی عمر میں پچاس فیصدی۔ پندرہ سال کی عمر میں ۷۰ فیصدی بچے اس مرض سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ بچپن میں تپ دق نہیں ہوتا۔ مگر خنازیر عام طور پر پایا جاتا ہے۔ جب بچہ رینگتا ہے تو پھر بلغم سے متاثر ہو جاتا ہے۔ اور جب ذرا بڑا ہوتا ہے تو گائے کا دودھ پیتا ہے جس سے جراثیم انتڑیوں میں چلے جاتے ہیں۔ جب بچہ اور ذرا بڑا ہوتا ہے۔ تو گلی کوچوں کی گرد و غبار میں پھرنے سے تپ دق سے متاثر ہو جاتا ہے بعض والدین بے احتیاطی سے منہ چوم کر یہ مرض لگا دیتے ہیں۔ بچے میں صفائی کا احساس فطرتی نہیں ہوتا۔ بلکہ تربیت کا نتیجہ ہوتا ہے یہی وجہ ہے اگر اس کی انگلی بلغم آلودہ ہو جائے۔ تو منہ میں ڈال لیتا ہے۔ جس سے جراثیم انتڑیوں میں چلے جاتے ہیں۔

نئی تحقیق } جن لوگوں کو جوانی میں تپ دق ہوتا ہے درحقیقت وہ متاثر بچپن سے ہی ہو گئے ہوتے ہیں۔ آنکھ کے ذریعہ بھی یہ مرض گلے کی غدودوں میں پہنچ جاتا ہے۔ آشوب چشم کی ایک قسم جسکا نام سوزش "(PHLYCTENULARS" ہے اور جس میں ڈیلے کے اوپر سفید سفید دانے بن جاتے ہیں یہ بھی خنازیری مادہ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ گویا اس وقت یہ مریض کے لئے پہلی تنبیہہ ہوتی ہے کہ تپ دق

LAFAT LIBRARY

کا حملہ ہونے والا ہے۔ اگر مریض توجہ نہ کرے تو جرم گلے میں پھیل جاتا ہے۔ اگر اس میں بھی سستی کر دی جائے تو پھیپھڑوں میں چلا جاتا ہے پس والدین کو چاہئیے کہ جب اس قسم کا عارضہ بچے میں پایا جائے تو فوراً کسی قابل ڈاکٹر سے مشورہ لیں۔ صرف معمولی آنکھ کا مرض سمجھ کر معمولی لوشن سے علاج پر اکتفا نہ کیا جائے۔ بلکہ کاڈ لور آئل اور مقوی غذا وغیرہ بھی دینی شروع کر دیں۔

چھوت اکثر لوگوں کو چھوت کے ذریعہ یہ مرض لگ جاتا ہے۔ مثلاً پاس بیٹھنا۔ بچا ہوا کھانا مستعملہ کپڑے اور برتن وغیرہ استعمال کرنا۔ اور مریض کا منہ چومنا وغیرہ۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ مومن کا پس خوردہ رحمت ہے۔ اس پر بظاہر اعتراض پڑتا ہے۔ مگر اس کا حل آسان ہے۔ کیونکہ مومن کو مسواک کا استعمال باقاعدہ کرنے کا بھی حکم ہے۔ جس سے منہ اور حلق صاف ہو جاتے ہیں پس مومن کا بچا ہوا کھانے میں حرج نہیں۔

میاں بیوی کا مرض ماہرین فن کو اس بات نے حیرت میں ڈال رکھا ہے۔ کہ جب اس مرض میں چھوت سے لگنے کا اس قدر دخل ہے تو کیا وجہ ہے کہ میاں بیوی دونوں کو یہ مرض نہیں لگتا کئی گھرانوں میں اگر خاوند اس مرض میں مبتلا ہوا ہے تو بیوی کو نہیں لگا۔ کسی گھرانے میں بیوی کو یہ مرض لگا تو خاوند اس میں مبتلا نہیں ہوا گویا دونوں کو عام طور پر نہیں ہوتا۔ بعضوں کا خیال ہے۔ کہ دوسرے رفیق زندگی کو یہ مرض لگتا ہے۔ مگر حملہ خفیف ہو کر صحت ہو جاتی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ بوجہ گہرا تعلق ہونے کے خاوند یا بیوی کو اس مرض کا زہر تھوڑی تھوڑی مقدار میں ٹیکہ کے طور پر لگتا رہتا ہے۔ جس کی وجہ سے جسم میں قوت مدافعت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور مرض بڑھتا نہیں (اس بیان میں صداقت معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ تپ دق کی ویکسین سے مریضوں کا علاج اس پر شاہد ہے۔)

شادی اور تپ دق خناز یری مزاج والی عورت سے شادی کرنے میں کسی کو نقصان نہیں۔ نہ اس کا مرض بڑھتا ہے نہ ہی خاوند کو لگتا ہے۔ اگر ایک حصہ خطرہ ہے تو دو حصہ فائدہ بھی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حمل اور وضع حمل سے بیماری کے بڑھ جانے کا احتمال ہے۔ مگر اس میں بھی پچاس فیصدی مرض بڑھنے اور ۱۹ فیصدی کم ہونے کا احتمال ہے۔ انکی اولاد کو بھی تپ دق کی طرف میلان ہو جائے گا۔ جن عورتوں میں تپ دق شدید صورت میں ہو۔ اُن کو حمل نہیں ہونا چاہئیے۔ اگر ہو جائے تو اسقاط کرا دینے میں مضائقہ نہیں۔ یہ فتوے خصوصیت سے ان تپ دق والی عورتوں کیلئے ہے جن کو دل اور جگر اور گردوں کا نقص بھی ہو۔ تپ دق والی عورت کو چاہئیے کہ بچے کو دودھ نہ پلائے ایسے بچوں کے مستقبل کے متعلق مایوس نہیں ہونا چاہئیے کیونکہ ان کو بنا بنایا مرض ورثہ میں نہیں ملتا صرف میلان ہوتا ہے۔ جو صحت کے اصولوں پر سختی سے عمل کرانے سے دور ہو جاتا ہے۔

متفرق امور (۱) یہ عموماً دیکھا گیا ہے۔ کہ نہایت

KHILAFAT LIBRARY

خولصورت گورے رنگ۔ موٹی آنکھوں اور لمبی سیاہ پلکوں والے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اس میں زیادہ مبتلا ہوتی ہیں۔

(۲) خنازیری مزاج والوں کو عموماً گوہانجنی (جو آنکھ پر پھنسی ہوتی ہے) کی شکایت بھی رہتی ہے ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ ایکدن حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے فرمایا کہ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ گوہانجنی بھی تپ دق کی علامت ہے (حالانکہ تحقیقات اب ہوئی ہے) اور آپ اس کے لئے کاڈ لور آئل وغیرہ تجویز فرمایا کرتے تھے۔ سبحان اللہ اولیاء اللہ کی فراست ملاحظہ ہو۔

(۳) یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ خنازیری مزاج والوں کی اولاد عموماً زیادہ ہوتی ہے۔ نیز تپ دق کے مریض میں بچنے کی امید کا پہلو بہت غالب ہوتا ہے۔ اور یہ اچھی علامت ہوتی ہے (۴) تپ دق والی بلغم کی پہچان کا طریق یہ ہے کہ اگر اسکو پانی میں ڈالا جائے تو تھوڑی دیر کے بعد پانی کی تہ میں روئی کی مانند سفید سفید بیٹھ جاتی ہیں اور اگر ان ٹکیوں کو گرم کوئلوں پر رکھا جائے تو ان میں سے مردار کے جلنے کی سی بو آتی ہے (۵) تپ دق کے مریضوں کو جب اس جرم کی ویکسین کا ٹیکہ لگایا جاتا ہے۔ تو انکی قوت رجولیت اور ذہانت بہت بڑھ جاتی ہے۔ یہ بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ ذکی لوگوں کو بھی ایسا ٹیکہ جسم کے اندر سے ہی لگتا رہتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب (باقی دارد)

خاکسارہ آپ کی افریقن بہن۔ مریم

جزاکم اللہ نہایت قیمتی معلومات مہیا فرمائے ہیں:۔

حقیقت نماز

باوجود کئی مسائل سامنے آنے کے میری طبیعت نے نماز کے مسئلے کا اس لئے انتخاب کیا کہ بروئے حدیث حشر کے دن پہلے نماز کے متعلق ہی پوچھا جائے گا یعنی ہماری اُس زندگی کا آغاز نماز کے متعلق سوالات سے شروع ہوگا۔ سو اللہ تعالیٰ نے من کل الوجوہ انسان پر کچھ فرائض عائد کئے ہیں جنکی تکمیل کے عوض میں اُس نے اپنی خوشنودی اور وصال کو رکھا ہے۔

سب سے پہلا فرض جو اللہ تعالےٰ نے انسان کیلئے مقرر کیا۔ وہ نماز ہے۔ جو ارکان اسلام کا پہلا ستون ہے۔ نماز کی خاصیت اور اہمیت یہ ہے کہ اس کا پڑھنے والا یا پڑھنے والی ہر قسم کی بیحیائی بدی اور مکروہ افعال سے مجتنب رہتے ہیں۔ اور نماز ایسا حکم ہے کہ ہر قسم اور ہر طبقے کے مرد و عورت پر ضروری فرض ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے۔ اُتْلُ مَا اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ کیا معنے اللہ کی کتاب پڑھو اور نماز کو قائم کرو۔ کیونکہ نماز بے حیائیوں سے اور برائیوں سے روکتی ہے۔

اور اللہ تعالےٰ کے بہت یاد کرنے کا ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن اور نماز کو اس آیت میں جمع کیا ہے۔ قرآن کریم نے الواقع برائیوں سے روکتا او نیک کام کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اور یہی اس کی تعلیم کا مقصد ہے۔ نماز سفر، حضر، مرض، یا کسی صورت

KHILAFAT LIBRARY

میں بھی اللہ تعالیٰ نے معاف نہیں فرمائی ہاں البتہ کچھ آسانیاں فرما دیں۔ مثلاً جیسے مسافر کیلئے قصر کا حکم ہے۔ اور بیمار کیلئے حکم ہے اگر وہ کھڑا ہو کر نہیں پڑھ سکتا۔ تو بیٹھ کے پڑھ لے۔ اور اگر بیٹھ کے نہیں پڑھ سکتا تو لیٹے لیٹے ہی اشارے سے پڑھ لے ایسا ہی وضو کے بارے میں حکم ہے۔ اگر کسی کو وضو سے کسی تکلیف کا اندیشہ ہو۔ تو وہ تیمم کرے۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سخت سے سخت اور کڑے سے کڑا وقت آیا لیکن آپ نے نماز کو کسی صورت میں بھی نہیں چھوڑا۔

توحید و عبادت اُسی وقت پوری ہو سکتی ہے جبکہ کل مرادوں کا معطی اور امراض کا چارہ اور مداوا وہی ذات واحد ہو۔ یعنی اللہ تعالیٰ۔ جبتک انسان کامل طور سے توحید پر کاربند نہیں ہوتا تب تک اس کے دل میں نماز کی محبت اور عظمت قائم نہیں ہوتی۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ تَعَرَّفْ اِلَی اللّٰہِ فِی الرَّخَاءِ یَعْرِفُکَ فِی الشِّدَّۃِ۔ ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ سے فراخ حالی میں شناسائی پیدا کرو۔ وہ پہچانے گا تمہیں سخت تنگی کی حالت میں۔

اے ناظرات ہمارے دل میں سچا تعلق اور حقیقی ارتباط اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُس وقت ہی قائم ہو سکتا ہے جبکہ ہم نماز پر کاربند ہوں۔ ایسی کاربند کہ ہمارے جسم۔ ہماری زبانیں ہماری رُوح اور ہماری رُوح کے ارادے۔ اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جاویں۔ انانیت اور شیخی مٹ کر نیستی و فروتنی آجاوے

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ یَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ۔ قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ۔ یعنی حشر کے دن جس وقت مجرموں سے مومن پوچھینگے کیا چیز تمہیں بھڑکتی ہوئی آگ میں لے گئی۔ اور کس نافرمانی نے تمہیں اس حد تک پہنچایا۔ اور جہنم میں داخل کر دیا۔ وہ جواب دیں گے حیف ہم پر ہم نماز نہیں پڑھتے تھے یعنی اُس وقت مجرم افسوس کرے گا۔ اے کاش میں دُنیا میں اپنے مولیٰ کو یاد کرتا۔ تو آج اس مصیبت میں میرا حامی و غمگسار بنتا۔ اور مجھے اس حشر کے دن کی مصیبت سے نجات دیکر اپنی رحمت میں لے لیتا۔ پھر فرماتا ہے۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ ھَلُوْعًا اِذَا مَسَّہُ الشَّرُّ جَزُوْعًا۔ وَاِذَا مَسَّہُ الْخَیْرُ مَنُوْعًا اِلَّا الْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَاتِھِمْ دَآئِمُوْنَ وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَوٰتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْوٰرِثُوْنَ ترجمہ بے شک بنایا گیا ہے انسان دل کا کچا۔ جب پہنچتی ہے اُس کو مصیبت گھبرا اُٹھتا ہے۔ جب اُسے مال ملتا ہے۔ تو بخل کرتا ہے۔ یعنی وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے روگردان ہوتے ہیں۔ جس وقت اُن پر کوئی مصیبت و آفت آتی ہے تو گھبرا اُٹھتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی رحمت سے نا اُمید ہو جاتے ہیں۔ درانحالیکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان اُن پر کیسے ہی کیوں نہ ہوں۔ پھر اگر اُنہیں اللہ کے دئے ہوئے سے کچھ خرچ کرنا پڑے یا زکوٰۃ دینی پڑے۔ یا کسی محتاج۔ غریب مفلس کو دینا پڑے تو بخل کرتے ہیں۔ خصوصاً عورتوں میں تو صبر کا مادہ ہی بہت تھوڑا ہوتا ہے۔ مصیبت کے آنے پر ایسی گھبرا

جاتی ہیں گویا ابھی جان نکلی۔ یہ سب کمینے اخلاق ہیں جن سے نماز پڑھنے والی بالکل پاک ہے۔ اور جو لوگ نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔ وہی جنت کے وارث ہوں گے

حدیث شریف میں آتا ہے کہ اَلصَّلٰوۃُ ضِیَاءٌ وَلَیْسَ بَیْنَ الْاِسْلَامِ وَالْکُفْرِ اِلَّا الصَّلٰوۃ۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ نماز روشنی ہے اور نہیں علیحدہ کرتی اسلام کو کفر سے مگر نماز۔ نماز کو بھی اللہ تعالےٰ نے وہی قدر بخشا ہے جو قرآن کریم کو بخشا ہے۔ اپنے اخلاق کی اصلاح کرنی۔ اور ہر ایک قوت کو برمحل استعمال کرنا اعلےٰ مقصد ہے۔ نماز کو اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے ایک ایسا رفیق بنایا ہے۔ جو اس اعلےٰ مقصد کے کرنے میں اس کی پوری مدد کرتا ہے۔ جس شخص کے پاس روشنی ہو۔ وہ اپنی راہ ... دیکھ کر قدم مارتا ہے اور راستہ میں ٹھوکر نہیں کھاتا۔ کیونکہ اس کا ہر قدم روشنی میں ہے۔ مومن اور کافر کے درمیان نماز کو اس لئے نشان مقرر کیا۔ کہ باقی اسلام کے کام نشان نہیں بن سکتے۔ اس لئے کہ نشانی سے مقصد نشان والے کو شناخت کرنا ہوتا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ ایمان دل کی تصدیق کا نام ہے یعنی جن باتوں کو انسان اپنے دل میں رکھتا ہے۔ انہیں کوئی دوسرا انسان جان نہیں سکتا۔ روزہ سال میں ایک دفعہ آتا ہے۔ وہ کوئی ظاہری کام نہیں۔ بلکہ کھانے پینے کے ترک کا نام ہے۔

سو واضح ہو کہ نماز کچھ الفاظ اور کچھ بدن کی اشکال کا نام ہے۔ زکوٰۃ سال میں ایکدفعہ مالدار پر فرض ہے۔ حج اور عمرہ ذی استطاعت پر فرض ہے یہ سارے ایسے کام ہیں کہ یہ نشانی نہیں بن سکتے۔ نماز کو علامت اس لئے مقرر کیا کہ یہ ہر روز کا کام ہے اور دن رات کے تمام حصّوں کا شغل ہے۔ یہ ایک ایسی عبادت ہے۔ کہ انسان سرتاپا اس میں اپنے تمام اعضا کے ساتھ لگ جاتا ہے۔ اسی لئے اس کو کافر سے مومن کو الگ کرنے کی علامت قرار دیا۔ وہ عورتیں جو نماز نہیں پڑھتیں ہمارے پاس انکے مومن سمجھنے کی کوئی نشانی نہیں۔ میں بڑی حیرت اور تعجب سے اس امر کو دیکھا کرتی ہوں۔ کہ ہم جسکی زمین پر چلتے ہیں اور آسمان کے نیچے گزارہ کرتے ہیں۔ ہماری روح اور اس کی طاقتیں اور ہمارا بدن۔ اور اُس کے تمام ذرّے جس کی عطا ہیں۔ اور جس کے فضل اور نعمت کے بغیر ہم ایک لمحہ بھی نہیں گذار سکتے۔ اس کی عبادت کیلئے اس کے حضور اور اس کے دربار میں پانچ وقت کھڑا ہونا کیا مشکل ہے اور پھر عبادت بھی وہ کہ اسمیں عبادت کرنے والے کا ہی نفع ہے۔ حالانکہ اسمیں معبود کا کچھ نفع نہیں بلکہ اپنی ہی حاجات پیش کرنے کا موقع اور ذریعہ ہے الغرض میری بہنوں کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ کافر اور مومن کی شناخت نماز سے ہی ہو سکتی ہے۔ ان آیات اور حدیث سے یہ امر ثابت ہوا کہ نماز ردّی اخلاق سے پاک کرتی اور نیک اخلاق پیدا کرتی ہے۔ اسکا چھوڑنا دوزخ میں لے جاتا ہے۔ اور اس کا قائم کرنا جنت میں لے جاتا ہے۔ اور مومن و کافر کے درمیان یہی امتیازی نشان ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

جب یہ اہمیت نماز کو ہے تو پھر اس کے ترجمے اور

اکی حقیقت سے آگاہ ہونا کیسا ضروری ہے۔ میں اس وقت نماز کی تمام حقیقت تو بیان نہیں کر سکتی۔ لیکن بطور اختصار کچھ عرض کر دیتی ہوں پس واضح ہو کہ نماز کچھ الفاظ اور کچھ بدن کی مختلف اشکال کا نام ہے وہ الفاظ جو نماز میں پڑھے جاتے ہیں۔ انکی چار قسمیں ہیں وہ قسمیں کیا ہیں۔ ایک اللہ کی تسبیح۔ جیسے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَسُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔ دوسری قسم اللہ کی تعریف ہے۔ جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ تیسری قسم انسان کی عبودیت کا اظہار ہے۔ جیسے اِیَّاکَ نَعْبُدُ۔ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ چوتھی قسم دعا ہے جیسے درود شریف اور التحیات اور باقی دعائیں ہیں۔ یہ چار قسم ان الفاظ کی ہیں۔ جو نماز میں مخصوص ہیں اور جنکا پڑھنا ہر مرد و عورت پر لازم ہے۔ نماز صرف نشست و برخاست کا نام نہیں۔ نماز کا مغز و روح وہ دعا ہے جو ایک لذت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے۔ ارکان نماز دراصل روحانی نشست و برخاست کے اظلال ہیں انسان کو اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑا ہونا پڑتا ہے قیام بھی آداب خدمتگاران میں سے ہے۔ رکوع جو دوسرا حصہ ہے۔ بتلاتا ہے کہ گویا تیاری ہے وہ تعمیل حکم کیلئے کسقدر گردن جھکاتا ہے۔ اور سجدہ کمال ادب اور کمال تذلل اور نیستی کو جو عبادت کا مقصود ہے ظاہر کرتا ہے یہ آداب اور طرق ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے بطور یادداشت کے مقرر کر دئے ہیں۔ اور جسم کو باطنی طریق سے حصہ دینے کی خاطر انہیں مقرر کر دیا ہے۔ دیکھئے جس عمارت کی بنیاد ابتدا سے ہی ٹیڑھی رکھی جائے وہ کبھی کمالیت کو نہیں پہنچ سکتی۔ کمال تک پہنچنے سے پہلے ہی اس پر زوال آجائیگا۔ اور وہ گر جائے گی۔ اسی طرح اسلام کی عمارت کی پہلی اینٹ نماز ہے۔ جب اس پر ہی بہنے ثابت قدمی نہ کی۔ تو پھر آگے دوسرے احکام الٰہی کی ہم سے کیا امید ہو سکتی ہے۔ اس فرض کو اس کے حق کے مطابق ادا کرنا چاہئے۔ تا ہمارے اسلام کی عمارت کمال تک پہنچے۔

KHILAFAT LIBRARY

بعض بہنیں چھوٹے بچوں کے پیشاب پاخانہ کر دینے کیوجہ سے نماز پڑھنے میں کوتاہی کر دیتی ہیں۔ اور بعض دفعہ بالکل پڑھتی ہی نہیں۔ اگر پڑھنے کیلئے کہا جائے تو یہ کہکر ٹالدیتی ہیں ابھی پڑھ لیں گے اس وقت کپڑے ناپاک ہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ اگر دودھ پیتا بچہ کپڑے پر پیشاب کرے۔ تو اس پر تین بار چھینٹا دینا ہی کافی ہوتا ہے۔ سنئے نماز شریعت عورتوں پر دو ہی وقت ممنوع آئی ہے۔ ایک ایام ماہواری میں اور دوسرا نفاس جسے عورتیں چھلہ کہتی ہیں۔ اے بہنو اگر آپ اپنے آپ کو بیعت کنندہ اور جماعت میں شامل سمجھتی ہو تو آپ کو لامحالہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی امر بالمعروف میں اطاعت کرنی لازم اور فرض ہے آپ بیعت کے متعلق کشتی نوح صفحہ ۱۸ پر فرماتے ہیں "یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔" سنئے آپ اسی صفحہ ۱۸ پر فرماتے ہیں "جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص دعا میں لگا نہیں

رہتا۔ اور انکساری سے خدا کو یاد نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ اور جو امر معروف میں میری اطاعت نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ قیامت کے دن لوگوں کو حکم ہوگا۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کریں۔ تو وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو دُنیا میں یاد کیا اور نمازیں پڑھیں۔ وہ جھٹ سجدہ میں گر جائیں گے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کبھی نماز ہی نہ پڑھی انکی پیٹھیں اکڑی کی اکڑی رہ جائینگی وہ جھکا نہیں سکینگے اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو نمازوں کے وقت پر ادا کرنے کی اور ان باتوں پر عمل کرنے کی جو میں نے آپکو سنائی ہیں توفیق عطا فرماوے۔ آمین!

(مریم۔ اہلیہ حافظ روشن علی۔ مرحوم و مغفور)

ضروری اعلان برائے نمائش

دستکاری لجنہ اماء اللہ قادیان

محترم خواتین۔ آپ کو معلوم ہے کہ تین سال سے قادیان دارالامان میں بر موقعہ جلسہ سالانہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے فرمان کے موجب زنانہ نمائش دستکاری ہوتی ہے جس میں اعلیٰ درجہ کا کام کرنے والی خواتین کو انعام بھی ملتا ہے اس نمائش میں حضور نے دو نہایت اہم امور کو جماعت کی ترقی و بہبودی کیلئے مدنظر رکھا ہے۔

اوّل۔ خدمت دین۔ یعنی اس نمائش کی اشیاء کی فروخت سے جو نفع حاصل ہوتا ہے۔ وہ خدمت اسلام میں صرف کیا جاتا ہے۔

دوم۔ خواتین کو کام کرنے کا شوق پیدا ہو۔ اور وہ اپنے قیمتی وقت سے فائدہ اُٹھا سکیں۔ ہماری احمدی بہنیں جو اپنے جان و مال سے خدمت دین میں حصہ لینے کیلئے بیقرار ہیں اور ہر خدمت دینی کی مفید تحریک پر لبیک کہنے میں پیش پیش رہتی ہیں۔ وہ اس نمائش کی تیاری کرنے کیلئے دل و جان سے مستعد ہوں گی اور اس نادر موقعہ کو ہرگز ضائع نہ ہونے دیں گی سال بھر میں نمائش کیلئے کوئی چیز تیار کر لینا ہنرمند خواتین کیلئے کوئی مشکل کام نہیں۔ بہنیں اس زرین موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ تھوڑے سے وقت کی قربانی سے وہ انعامات دارین کی مستحق ہوں گی یعنی یہاں بھی اعلیٰ درجہ کے کام پر انعام حاصل کرینگی۔ اور اپنی محنت سے دینی ترقی میں مدد دینے پر جو خوشی انکو حاصل ہوگی۔ اس کا اندازہ وہ بہنیں خوب لگا سکتی ہیں۔ جو اپنی جماعت کی ترقی کا درد دلوں میں رکھتی ہیں۔

دوسرے آخرت میں خدا تعالیٰ اس خدمت دین کے صلہ میں بڑے بڑے انعامات انکو عطا فرمائے گا خواتین اپنی نمائش دستکاری کو شاندار بنانے کی انتہائی کوشش کریں۔ خود بھی تیاری کریں دوسروں کو بھی پر زور تحریک کریں۔

تمام مقاموں کی لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری صاحبان کی خدمت میں میری درخواست ہے کہ وہ اپنے شہر میں اور اپنی لجنہ کی ممبرات میں نمائش کی تیاری کی پر زور تحریک کریں

اور جہاں جہاں لجنہ اماء اللہ ابھی قائم نہیں ہوئی وہاں کی جماعتوں کے مقامی امیر صاحبان کی خدمت میں بھی میری پُرزور درخواست ہے کہ اپنی جماعت کی خواتین میں نمائش کی ضرور تحریک کریں۔ جزاکم اللہ اجمعین خیرا

نمائش میں ہر قسم کی دستکاری کے کام بھیجے جا سکتے ہیں مثلاً سلائی کا کام۔ کڑھائی کا کام۔ تارکشی کا کام اور نٹنگ کا کام۔ موتیوں کا کام۔ سلمہ کا کام۔ اس کے علاوہ اور بھی جو ہنر بہنیں جانتی ہوں۔ مگر نمائش کی چیزوں کے متعلق یہ ضرور مدنظر رکھیں۔ کہ چیزیں عمدہ اور نہایت صفائی اور سلیقہ سے تیار کی ہوئی ہوں۔ اور کارآمد چیزیں ہوں۔ ایسی نہ ہوں جن کو کوئی پسند نہ کرے۔ اور بیکار پڑی رہیں۔ پچھلی نمائشوں کی ایسی چیزیں پڑی ہیں۔ جنکو کوئی خریدتا نہیں۔ اس سے مالکہ کو بھی نقصان ہوتا ہے۔ کیونکہ اس نے اصل لاگت واپس لینی ہوتی ہے اس سے قیمت کی واپسی میں دیر ہو جاتی ہے۔ اور دقت پیش آتی ہے۔ اور اصل لاگت لجنہ کو اپنے پاس سے دینی پڑتی ہے۔ ایسی صورت میں جبکہ کوئی چیز نہ بک سکے۔ یا بکنے میں دیر ہو جائے۔ تو بنانے والی خاتون کو یہ اختیار ہے کہ اس چیز کا جتنا نفع ہو سکتا ہو ہمیں دیکر اپنی چیز واپس منگوا لیں۔ اگر کوئی بہن چاہے۔ تو اصل لاگت کے ساتھ نفع کا تیسرا حصہ بھی لے سکتی ہے۔

تیار شدہ اشیاء یکم دسمبر تک ضرور پہنچ جانی چاہئیں تاکہ ہمیں انتظام میں دقت نہ ہو۔ کیونکہ چیزوں کی نام بنام فہرست تیار کر کے رجسٹر میں درج کرنا اور جلسہ سے پہلے پہلے مقابلہ کر کے فیصلہ کرنا کہ کون کونسی خواتین انعام کی مستحق ہیں۔ یہ فیصلہ کرنے کیلئے تمام اشیاء نمائش کو خاص معزز خواتین اور لجنہ اماء اللہ کی ایک کمیٹی جو کہ خاص طور پر اسی فیصلہ کے لئے منعقد ہوگی۔ کے سامنے پیش کرنا وغیرہ تمام انتظامی امور کافی وقت چاہتے ہیں۔ اور ان کا جلسہ سے پہلے طے ہو جانا ضروری ہے جو خواتین جلسہ پر تشریف لانے کا ارادہ رکھتی ہوں ان کو بھی تاریخ مقررہ پر اپنی چیز بھیجدینی چاہئے۔ اگر انعام لینے والی خواتین جلسہ پر یہاں تشریف رکھتی ہوں۔ تو جلدی انتظام ہونے کی صورت میں ہم جلسہ میں انعام تقسیم کرنے کا انتظام بھی کر سکتے ہیں۔

ارسال کردہ چیز کے ساتھ اپنا نام و پتہ اور اصل لاگت اور اپنے اندازہ کے موافق نفع وغیرہ خوشخط اور صاف تحریر ہو۔ اور یہ بھی ساتھ لکھیں کہ وہ جلسہ پر تشریف لائینگی یا نہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

لاگت اور نفع اپنے اندازہ کے مطابق ضرور علیحدہ علیحدہ تحریر ہو۔ پچھلی دفعہ بعض خواتین نے یونہی چیزیں بھجدی تھیں کیونکہ انہوں نے اصل و نفع تمام دیدیا تھا۔ مگر پھر بھی اندازہ سے صحیح قیمت لگانی بہت مشکل ہوتی ہے۔

نمائش میں حصہ لینے والی تمام خواتین کی فہرست اور انعام لینے والی خواتین کے نام اخبار میں شائع کئے جائیں گے انعامات کے متعلق تفصیل انشاء اللہ آئندہ شائع کیجائیگی

براہ مہربانی ہر مقامی لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری صاحبہ مجھے اپنا ایڈریس بھیجیں۔

منتظمہ نمائش دستکاری عزیزہ رضیہ۔ اہلیہ مرزا گل محمد

KHILAFAT LIBRARY

تاریخی معلومات

علم دوست عورتیں

مہرالنساء بیگم۔ یہ خواجہ محمد شریف وزیر خراسان کی پوتی اور میرزا غیاث الدین عرف غیاث بیگ کی بیٹی تھی۔ جبتک خواجہ محمد شریف زندہ رہا اس خاندان کا ستارہ بڑے اوج پر رہا۔ خواجہ کے انتقال کے بعد اس پر سخت ادبار آیا۔ اور میرزا غیاث بیگ کے لئے وطن میں آبرو سے رہنا دشوار ہو گیا جب ناداری نے بیحد مجبور کیا تو ناچار عازم ہندوستان ہوا جو کہ اندنوں تمام قلاش تاتاریوں کا ملجا و ماوا تھا۔ دو میاں بیوی دو لڑکے اور ایک لڑکی یہ پانچ افراد کا مختصر سا قافلہ ایک کارواں کے ہمراہ روانہ ہندوستان ہوا۔ اندنوں یہ راستے نہایت مخدوش اور پُرخطر تھے۔ کہیں جنگلی درندوں کا خوف تھا اور کہیں لٹیروں اور رہزنوں کا دھڑکا لگا ہوا تھا سخت ناداری اور مفلسی کی حالت میں راستے کی تکالیف اور بھوک پیاس کے صدمے اُٹھاتے ہندوستان کی سرحد پر پہنچے۔ راستہ میں میرزا کی بیوی کے ہاں جو حاملہ تھی۔ لڑکی پیدا ہوئی۔ اس بے سر و سامانی کیحالت میں لڑکی کی پیدائش ماں باپ کے لئے سخت مصیبتوں کا سامنا تھی۔ ناچار اس ایک رات کی جان کو جنگل میں ایک درخت کے نیچے روتا بلکتا چھوڑ کر آپ آگے بڑھ گئے۔ پیچھے سے ایک اور قافلہ آرہا تھا۔ وہ اس لق و دق صحرا میں ایک ننھے بچے کے رونے کی آواز سُن کر نہایت حیران ہوئے۔ جونہی کہ ایک درخت کے نیچے نظر پڑی خدا کی قدرت کا تماشا نظر آیا۔ چودہویں کا چاند انسانیت کے جامہ میں زمین پر پڑا بلبلا رہا تھا۔ کارروان سالار نے اس عجوبۂ روزگار کو اُٹھا لیا۔ ہرچند دریافت کیا لیکن ماں باپ کا کوئی پتہ نہ لگا۔ آخر آگرہ پہنچ کر شاہنشاہ اکبر کے حرم سرا میں پہنچا دیا گیا۔ جہاں کہ اسکا باپ چند روز پہلے پہنچکر ایک اعلیٰ عہدے پر مامور ہو چکا تھا۔ اور والدہ بھی محل شاہی میں آنے جانے لگی تھی۔ چنانچہ یہ مہرالنساء کی سب سے پہلی خوش قسمتی ظہور میں آئی کہ اسی کی والدہ روزانہ پاکر اس کے دودھ پلانے کو مقرر کیگئی۔ اور مہرالنساء محل شاہی میں پرورش پاتی رہی۔

ایکدفعہ کا واقعہ نقل کرتے ہیں کہ ایک روز مہرالنساء باغ کے ایک تنہا گوشے میں پھول چن رہی تھی۔ کہ ادھر سے شہزادہ سلیم جو کہ بعد میں جہانگیر کے لقب سے ملقب ہو کر سریر آرائے سلطنت ہوئے ہاتھ میں ایک کبوتر کا جوڑہ لئے ٹہلتے ہوئے آنکلے۔ مہرالنساء کو پھرتے ہوئے دیکھ کر آواز دی کہ اے لڑکی میرے یہ کبوتر پکڑنا میں ذرا پھول توڑ لوں لیکن دیکھنا چھوڑنا مت نازک اندام مہرالنساء نے اپنے پورے زور کے ساتھ دونوں کبوتروں کو ہاتھوں میں پکڑ لیا۔ اتفاقاً ایک کبوتر پھڑپھڑا کر اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا جس سے وہ سخت دہشت زدہ ہوئی۔ کہ نہ معلوم شہزادہ واپس آکر کیا کہینگے۔ جب شہزادہ واپس آیا تو کہنے لگا کہ لڑکی دوسرا کبوتر کیا ہوا؟

بولی حضور وہ اُڑ گیا۔ شہزادہ نے جھنجلا کر کہا کہ کیسے اُڑ گیا؟ دوسرا کبوتر بھی ہاتھ سے چھوڑ کر بولی کہ صاحب عالم یوں اُڑ گیا۔ شہزادہ کو اپنے دونوں کبوتروں کے اُڑ جانیکا بہت رنج ہوا۔ لیکن ساتھ ہی مہرالنسار کے یہ بھولے پن کی ادا اس کے دل پر ایک گہرا اثر چھوڑ گئی۔ جو کہ تا حیات فرو نہ ہوا۔

مہرالنسار کے حُسن خداداد کا یہ عالم تھا کہ محل شاہی کی کوئی عورت نہ یونانی اور نہ ایرانی اسکا لگا نہ کھاتی تھی اس پر تربیت شاہی سونے پر سہاگا ہوئی علم وفضل کا مجسمہ اور عقل و دانش کی چلتی پھرتی تصویر تھی۔

جب جوان ہوئی تو علی قلی خاں حاکم بنگالہ کے ساتھ شادی ہو گئی۔ یہ جوان نہایت شہ زور اور دلاور شخص تھا چنانچہ جہانگیر کے عہد میں ایک دفعہ مست ہاتھی کے ساتھ کشتی کر کے فتحمند ہوا۔ اور ایکدفعہ شیر کے ساتھ لڑائی کر کے شیر افگن خاں کا خطاب حاصل کیا۔ علاوہ ازیں نجوم میں بھی مہارت کامل رکھتا تھا۔ ایکدن مہرالنسار نے سُنکر کہا کہ بھلا میرا زائچہ تو نکالو۔ حساب کر کے کہنے لگا۔ کہ بیگم چتر شاہی تمہارے سر پر قربان ہو رہا ہے۔ مہرالنسار کے دل میں معاً جہانگیر والی بات یاد آگئی۔

چنانچہ علی قلی خاں جب بالزام بغاوت مارا گیا تو مہرالنسا دلی اپنے باپ کے پاس چلی آئی تین سال متواتر شوہر کے سوگ میں غمگین رہنے کے بعد جہانگیر بادشاہ کے سخت اصرار سے اس کے نکاح میں آئی۔ بادشاہ نے نورجہاں بیگم کا خطاب دیا۔ بادشاہ بیگم ہوتے کے ساتھ ہی مہرالنسار کی عقل و سیاست فہم و فراست کے جوہر چمکنے کا خوب موقع ملا۔ بادشاہ تو اکثر شراب کباب کے اشغال میں ہی مصروف رہتا تھا۔ اور بیگم تمام امور سلطنت سنبھالے ہوئے تھی۔ سکہ رائج الوقت پر بھی ایک طرف نورجہاں اور دوسری طرف جہانگیر کا نام ہوتا۔ بادشاہ کو اس درجہ بیگم کے ساتھ محبت ہو گئی تھی۔ کہ ایک منٹ بھی علیحدگی بار خاطر ہوتی تھی۔ جب کبھی دربار میں جانیکا موقعہ ہوتا۔ تو درمیان میں پردہ پڑ جاتا جس کے باہر جہانگیر اور اندر نورجہاں بیگم کتف شاہی پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہتی۔ اور تمام کاروبار خود طے کرتی چنانچہ بعض مورخین نے تو یہاں تک لکھا ہے۔ کہ اگر اسوقت سلطنت میں نورجہاں کا ہاتھ نہ ہوتا تو مغلیہ خاندان کا زوال شروع ہو جاتا۔

علاوہ مندرجہ بالا صفات کے بیگم نے شاعرانہ طبیعت بھی کمال پائی تھی۔ اکثر فی البدیہہ اشعار کہتی اور خوب کہتی جہانگیر نے ایکدفعہ عید کا چاند دیکھ کر نورجہاں کیطرف دیکھا اور کہا ع

ہلال عید براوج فلک ہویدا شد

نورجہاں نے دوسرا مصرعہ کہا۔

کلید میکدہ گم گشتہ بود پیدا شد

ایک دفعہ جہانگیر نے مشاعرہ کیلئے طرح دی۔

دُرِ ابلق کسے کم دیدہ موجود

بہت شاعروں نے اس پر مصرعے لگائے۔ مگر کسی کا چست نہ نکلا۔ نورجہاں کو معلوم ہوا تو کہنے لگی۔ اس میں کونسی مشکل بات ہے۔ لکھو۔

بجز اشک بتان سُرمہ آلود

ایکدفعہ نورجہاں ٹہلتے ٹہلتے جہانگیر کے کمرے کیطرف جانکلی

KHILAFAT LIBRARY

جہانگیر نے کہا بیگم ایک مصرعہ ہوا ہے۔ جبکا دوسرا ذہن میں نہیں آتا۔ بیگم نے کہا ارشاد۔ بادشاہ نے کہا ع

نے آید بغیر از گریہ دیگر کار از چشمم

نورجہاں نے کہا۔ ع

بلے از مردم[1] بیدست و پا دیگر چہ مے آید

ایکدن اتفاق سے کسی کنیز کے ہاتھ سے آئینہ ٹوٹ گیا کنیز بڑی اداشناس تھی۔ اس نے خیال کیا اگر میں کوئی مصرعہ بنا کرے جاؤں تو شاید بیگم میری خطا سے در گذرے۔ چنانچہ اس نے جاکر عرض کیا ع

بیگم۔ از قضا آئینۂ چینی شکست

بیگم نے جواب دیا۔

خوب شد اسباب خود بینی شکست

ایکدن بادشاہ جہانگیر خواب استراحت میں تھا مرغ نے اذان دی۔ کنیز نے جانا کہ صبح ہوگئی۔ بادشاہ کو جگایا۔ بادشاہ نے دیکھا تو رات ابھی بہت باقی تھی غصہ میں آکر فرمایا۔

سر بریدن لازم است

اور پھر سو گئے۔ کنیز بیحد خوفزدہ ہوئی۔ اور ملکہ نورجہاں کے پاس آکر زار زار روئی۔ اور سارا ماجرا کہہ سنایا صبح ہوئی تو بادشاہ نے کنیز کی طرف اشارہ کرکے ملکہ کو کہا۔ سر بریدن لازم است۔ نورجہاں نے فوراً کہا

سر بریدن لازم است آں مرغ بے ہنگام را
ایں پری پیکر چہ داند وقت صبح و شام را

بادشاہ نے ملکہ کا یہ جواب سنکر کنیز کا قصور معاف کردیا

افسوس کہ اس عالی شان ملکہ کی زندگی کے پچھلے ایام تاریخ ہمیں نہایت ہی افسردہ دکھاتی ہے۔ جسکی خاص وجہ یہ ہوئی کہ جہانگیر کی زندگی میں اس نے کوشش کی تھی کہ ولی عہدی شاہجہاں کی بجائے شہزادہ شہریار کو ملے۔ جس کے ساتھ کہ اس کے پہلے خاوند کی لڑکی منسوب تھی۔ لیکن خدا کو منظور نہ تھا۔ جہانگیر جیسا ناز بردار خاوند فوت ہوگیا۔ اور اس کے بعد شاہجہاں سریر آرائے سلطنت ہوا جسکی نگاہوں میں ملکہ کی وہ قدر نہ تھی۔ چنانچہ اس نے پچھلی عمر میں گوشہ نشینی اختیار کی اور بقیہ ایام نہایت افسردگی اور پریشانی میں گذارے جہانگیر کی وفات سے پورے بارہ برس بعد ۱۶۴۶ء میں اس عالم فانی سے ملک جاودانی کیطرف رحلت کی اور بمقام شاہدرہ جہانگیر بادشاہ کے عالی شان مقبرہ کے قریب ہی نورجہاں کی قبر کی خستہ حال عمارت اور اس پر ملکہ کا کہا ہوا یہ شعر ؎

بر مزار ما غریباں نے چراغے نے گلے
نے پرِ پروانہ سوزد نے صدائے بلبلے

ہر سیاح کیلئے درس عبرت پیش کر رہا ہے۔

ناچیز۔ افضل النساء بیگم محمد عمر اوورسیر
جوہی۔ ضلع لاڑکانہ علاقہ سندھ

مصباح کی جلدیں۔ چونکہ مصباحی بہنیں مصباح کی جلد سالانہ بند ہوا کرتی ہیں۔ اسلئے سلائی نہیں کرائی جاتی اگر سلائی پہلے ہو تو سالانہ جلد بند ہواتے وقت یہ بدنما ہو جائے گی۔ مینجر۔

---

[1] مردم آنکھ کی پتلی کو بھی کہتے ہیں:۔

کانپور میں تبلیغ حق

میری معزز بہنو! میں آپکو کانپور شہر واقعہ یوپی کے کچھ حالات بتانا چاہتی ہوں۔ یہ ایک نرالا شہر ہے اور دینی لحاظ سے گویا ایک کفر گڈھ ہے۔ یہاں کے مسلمان کہلانے والوں کی حالت بہت خراب ہے۔ کفر۔ شرک۔ بدعات اور بے شمار رسومات میں مبتلا ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ جس گھر میں کسی قسم کی شادی وغیرہ ہو۔ ولیمہ اور عقیقہ وغیرہ کچھ نہیں کیا جاتا۔ بلکہ بجائے انکے یہ ہوتا ہے کہ عورتیں جمع ہو کر کئی دن تک ڈھولک بجایا کرتی اور خوب زور و شور سے گانا گاتی ہیں پھر ایک دن کھانا پکایا جاتا ہے جو صرف گانے والی عورتیں ہی کھاتی ہیں جنکی بڑی قدر ہوتی ہے۔ چھوٹی چھوٹی لڑکیاں بجائے گڑیا سے کھیلنے کے بڑے شوق سے ڈھولک بجاتی ہیں اور گانا سیکھتی ہیں۔ یہاں کی عورتوں کا تو یہ خیال ہے ٭

ہمارا یہاں آنا خداوند حکیم کی خاص حکمت کے ماتحت ہے کیونکہ فعل الحکیم لا یخلوا عن الحکمۃ یہاں احمدی احباب بہت تھوڑے ہیں اور جو ہیں بھی انکی بیویاں غیر احمدی ہیں اور ایک بھاری شہر ہونیکی وجہ سے ایک دوسرے سے بہت دور دور رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ملاقات کا موقعہ بہت کم ملتا ہے یہی وجہ ہے کہ یہاں لجنہ اماء اللہ قائم نہیں کیجا سکی صرف دو گھر ایسے ہیں جن کے اہل و عیال سب ماشاء اللہ احمدی ہیں۔ ایک منشی سراج الدین صاحب کا گھر ہے اور دوسرا ہمارا ٭

احباب جماعت حسب توفیق کچھ نہ کچھ تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ اور خداوند کریم کا بڑا احسان ہے کہ عاجزہ کے شوہر کو دن رات تبلیغ کی دھن لگی رہتی ہے دفتر جائیں تب۔ کسی دوست کے گھر جائیں تب۔ غرض جس جگہ کھڑے بیٹھے ہوں ماشاء اللہ کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ ہاتھ میں اخبار بغل میں کتاب لئے رہتے ہیں۔ وہ کسی کے ساتھ سوائے تبلیغ کے حتی الوسع بات نہیں کرتے۔ ہر وقت کتابیں اور اخبار لوگوں کو سناتے رہتے ہیں۔ طوعاً و کرہاً ان کو سننا پڑتا ہے۔ خواہ کوئی ہندو ہو یا مسلمان۔ بعض اوقات مخالفت بھی ہو جاتی ہے۔ مگر وہ شیر خدا ماشاء اللہ کسی سے نہیں رکتے۔ حتیٰ کہ ہیڈ کلرک صاحب جو انکے افسر ہیں اور مذہب کے یہودی ہیں انکے ساتھ بھی گھر جا کر کئی دفعہ بحث ہو چکی ہے اور وہ ہرگز برا نہیں مناتے مگر افسوس کہ انکی صحت بہت خراب رہتی ہے آپ سے درخواست کرتی ہوں۔ کہ اپنے اپنے مقام پر لجنہ کے اجلاس میں انکے حق میں درد دل سے دعا کریں۔ کہ خداوند کریم ایسے نافع الناس وجود کو صحت کامل عطا فرمائے تاکہ دین و دنیا کے تمام کام کما حقہٗ سرانجام دے سکیں۔ آمین ثم آمین ٭

یہاں کی عورتوں کو تبلیغ کرنا کچھ آسان نہیں کیونکہ عام طور پر بوجہ محبت ہوس دنیا داری انکو دینی باتوں میں ذرا بھی دلچسپی نہیں۔ نیز باوجود اسکے کہ سب محلہ وا

جانتے ہیں کہ ہم خدا کے فضل سے احمدی ہیں۔ مقلب القلوب خدا نے عاجزہ کو اپنی ایک عجیب قدرت دکھائی اور اپنے فضل و کرم سے ایک ایسا موقعہ تبلیغ کا عطا فرمایا کہ مجھے اسکا وہم و گمان بھی نہ تھا۔ ایک دن مغرب کے بعد میں بوجہ درد سر لیٹ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد ہماری ایک پڑوسن نے جو ہمارے بالمقابل رہتے ہیں۔ اپنا لڑکا بھیجکر مجھے بلوایا۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ کیا کام ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ آج گھر میں میلاد شریف ہے۔ اور سب محلہ کی عورتیں آئیں گی۔ میری والدہ نے کہلایا ہے کہ آپ بھی تشریف لائیں۔ میں نے جواب دیا۔ کہ میرے سر میں درد ہے۔ ذرا آرام کرنے کے بعد آسکتی ہوں۔ تھوڑی دیر کے بعد ان کے گھر سے ڈھولک اور گانے کی آواز آئی۔ مجھے خیال پیدا ہوا کہ یا اللہ یہ کیسا میلاد ہے۔ اس میں میرا شامل ہونا تو مناسب نہیں۔ مگر خدا ہی اس بھید کو جانتا تھا۔ مجھے غیب کی خبر نہ تھی۔ کہ خداوند کریم کی کیا حکمت ہے۔ اسی سوچ بچار میں تھی کہ پھر ان کا لڑکا یہ پیغام لایا۔ کہ عشاء کے بعد میلاد ختم ہو جائیگا۔ آپ جلدی تشریف لائیں۔ میں جلدی سے تیار ہو کر بحالت سر درد اسکے ساتھ چلی گئی۔ وہاں جاکر کیا دیکھتی ہوں کہ میرے جانے سے پہلے ہی انہوں نے گانا بجانا بند کر دیا ہوا تھا۔ اور بیس پچیس کے قریب عورتیں بیٹھی تھیں۔ میں جاکر ایک جگہ پر بیٹھ گئی۔ صاحبہ خانہ میرے پاس آئی۔ اور مجھے کہنے لگی۔ کہ میں نے آپکو میلاد شریف کرانے کی غرض سے بلایا ہے۔ آج آپ ہی ہم کو کچھ سنائیں۔ میں نے کہا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں گھر سے کوئی کتاب لے آتی۔ اس نے کہا کہ آپ بغیر کتاب کے ہی سُنا سکتے ہیں۔ مگر خیر آپ کتاب بھی منگالیں۔ ابھی اتنا میں میرے چھوٹے لڑکے نے آنکر اطلاع دی کہ بابو احمد جان صاحب احمدی لکھنؤ والے آئے ہیں۔ اس وجہ سے میں خود گھر نہ جاسکی۔ بچوں سے ہی ایک کاپی اشعار والی اور دُرّثمین منگالی۔ میں حیران تھی کہ یہ لوگ دین کی باتیں سُننے کے تو عادی نہیں۔ میں انکو کیا سناؤں۔ تو اسی گھبراہٹ میں خدا کا نام لیکر کھڑی ہو گئی۔ اور سورۃ فاتحہ پڑھکر اسکے معانی بیان کرنے شروع کر دیئے اور ایک ایک لفظ کا ترجمہ بتا کر انکو اچھی طرح سمجھایا اور نصائح کیں نیز بتایا کہ نماز کیا چیز ہے اور اسکے کیا فوائد ہیں۔ اور یہ بھی بتایا کہ انسان کی پیدائش کی غرض کیا ہے۔ اور ہمارے دنیا میں آنیکا کیا مقصد ہے۔ اور میں نے بحالت سر درد اتنی مغز ماری کی ہے اور آپنے بھی وقت کی قربانی کی ہے۔ اور گھر بار چھوڑ کر آئی ہیں۔ اگر اس پر عمل نہ کرینگی تو میرے بیان کرنے کا کیا فائدہ؟ خدا کے فضل سے اس وعظ و نصیحت کا بہت فائدہ ہُوا۔ ✣ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک ✣

عاجزہ حبیب النساء بیگم اہلیہ بابو محمد شریف صاحب
کلرک بوٹ ڈپو و سکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ کانپور

مبارکباد

اس دفعہ مولوی کے امتحان میں سات عورتوں کے پاس ہونے پر انجمن احمدیہ سیلون نے آپ کو مبارکباد بھیجی ہے ✣

اور نیز وہ اطلاع دیتے ہیں کہ یہاں بھی لجنہ اماء اللہ قائم کر دی گئی ہے ✣

ناظر اعلیٰ - قادیان

مصباح کی زبان آسان ہو

اخبار مصباح میں تین سال سے منگوا کر پڑھ رہی ہوں۔ اور الفضل بھی پڑھتی ہوں۔ مصباح کا اردو مشکل ہوتا ہے۔ حالانکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے خطبات اور تقریریں تو ایسی عام فہم ہوتی ہیں۔ کہ میرے جیسی کم علم بھی خوب سمجھ جاتی ہے مصباح میں جو مضامین ہوتے ہیں۔ ان میں اکثر عربی فارسی، اور انگریزی کے الفاظ کثرت سے ہوتے ہیں جنکا سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کی کتابیں بھی باوجود بڑی بڑی علمی ہونے کے ایسی آسان ہیں کہ سمجھنے میں ذرا تکلیف نہیں ہوتی۔ کسی مضمون کا لکھنا تو اس لئے ہوتا ہے کہ اسے خوب سمجھا جائے۔ مصباح کی مضمون نگار بہنیں بے شک مجھ سے زیادہ علمیت رکھتی ہیں۔ لیکن انہیں مضمون لکھتے وقت کم علم بہنوں کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔

خاصکر اڈیٹر صاحب کو مضمون کا ملاحظہ کرتے وقت ایسے الفاظ نکالدینے چاہئیں۔ جو کہ مشکل ہوں مضامین کی فصاحت کے لئے بعض فارسی اشعار بھی لکھے جاتے ہیں۔ لیکن ان کا اردو میں ترجمہ نہیں کیا جاتا۔ یہ ضرور ہونا چاہیئے جس سے ایک طرف مضمون کا مطلب سمجھ میں آکر فائدہ مند ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف فارسی کے علم میں زیادتی ہونیکا سبب ہوتا ہے میں اس گذارش کے بعد مصباح کی مضمون نگار بہنوں اور اڈیٹر صاحب کی خدمت میں باادب عرض کرتی ہوں کہ جہاں تک ہو سکے وہ میری اس گذارش پر کان دھریں اور آیندہ مصباح کو زیادہ آسان بنانیکی کوشش کریں۔ جب ہم کو مشکل الفاظ کی جگہ آسان الفاظ مل سکتے ہیں۔ وہاں مشکل کو خواہ مخواہ داخل کرنا کوئی خوبی نہیں۔

اب اردو زبان ایک نئے دور سے گذر رہی ہے تمام ادیب اس زبان کو آسان کرنے کی فکر میں ہیں۔ اور کچھ شک نہیں۔ کہ انکو بہت کامیابی ہوئی ہے۔ یہ ابھی ابتدا ہے۔ میں بھی یہی چاہتی ہوں کہ الفاظ آسان ہونے چاہئیں ؛

خاکسارہ۔ سیدہ راقمہ رضیہ بیگم

بنت سید محمود شاہ احمدی چک نمبر ۴۶ ضلع منٹگمری

مصباحی بہنیں غور سے پڑہیں

آپ نے دیکھ لیا کہ مصباح کا نہ صرف چار صفحے حجم بڑھا دیا ہے۔ بلکہ یہ چار صفحے کا ٹائیٹل آرٹ پیپر کا کر دیا ہے۔ اور اس طرح پر پچیس تیس روپے ماہوار کا خرچ ہم نے بڑھا لیا ہے اب ضروری ہے کہ اس کی توسیع اشاعت میں خاص حصّہ لیا جائے۔ جو لقایا دار ہیں وہ لقایا ادا کریں۔ اور جو خریدار نہیں وہ خریدار ہو جائیں۔

(مینیجر)

رُوئیداد جلسہ لجنہ دہلی

لجنہ اماء اللہ دہلی کا ماہواری اجلاس بتاریخ ۱۸. اگست ۱۹۲۹ء بروز یکشنبہ چار بجے دن کے بابو اعجاز حسین صاحب کے مکان پر منعقد ہوا۔

ممبرات لجنہ نے ترقی لجنہ کیلئے نئی نئی تجویزیں پیش کیں۔ اس سال لجنہ اماء اللہ دہلی نے تحریک مسجد لنڈن میں دو سو روپے نقد ایک ایک صد روپیہ کا طلائی و نقرئی زیور پیش کیا جسے ہماری صدر صاحبہ نے جلسہ سالانہ پر جناب محترمہ سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان کے حضور میں پہنچا دیا۔

اب ۲ رجون کے جلسے میں اس چھوٹی سی لجنہ نے ۲۵ روپے کا خرچہ اٹھایا۔ اور ثواب میں حصّہ لیا۔

مردانہ جلسہ سالانہ میں پندرہ روپے تبلیغی سیکرٹری صاحب کو بھیجد ئے گئے۔ ملازم لجنہ کی تنخواہ بڑھا دی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب سے لجنہ قائم ہوئی ہے اُسوقت سے اب تک اسکی کارکن نہایت کوشش سے کام کرتی رہی ہیں اور ہر ماہ باقاعدہ جلسے ہوتے رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس کی ہمیشہ نصرت فرمائے۔ آمین!۔

اے۔ ایم۔ شمیم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی

دارالامان کی خبریں (۱) حضرت خلیفۃ المسیح مع اہل و عیال سرینگر کشمیر میں ہیں۔ اخیر ستمبر میں واپسی کی امید ہے۔

(۲) نیا ریلوے ٹائم ٹیبل یکم ستمبر سے جاری ہوا ہے۔ اس کے نتیجے میں ڈاک اب ایکدفعہ جایا کریگی۔ اور وہ بھی ڈاک تقسیم ہونیسے پہلے ہی ڈاک روانگی کیلئے بند ہو جائیگی۔ اور جواب ۲۴ گھنٹے تک رکا رہیگا۔ گاڑیوں کے اوقات بھی ایسے رکھے گئے ہیں کہ کوئی ٹرین ایک بجے دوپہر سے بعد جانے والی نہیں رکھی گئی۔

(۳) پچھلے دنوں چوہدری الٰہ بخش صاحب نے اپنی لڑکی امۃ الرحمٰن کا رخصتانہ کیا۔ اس تقریب پر احباب کو مکلّف دعوۃ دی۔

محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ (جو تعلیم یافتہ خاتون ہے) کا نکاح ڈاکٹر احمد الدین صاحب (برادر ڈاکٹر فضل دین صاحب افریقہ) کے ساتھ ہوا تھا خدا مبارک کرے۔

دُعائے مغفرت بابو رحمت اللہ صاحب سٹیشن ماسٹر بجوانی (نارووال) کا ہشت سالہ لڑکا نعمت اللہ بخار و سرسام سے فوت ہو گیا۔ بابو صاحب کا ارادہ تھا کہ اسے قرآن حفظ کراؤں۔ اور خدمت دین اسلام کیلئے وقف کر دیں۔ چنانچہ تاریخی نام حافظ قرآن رکھا افسوس کہ دل کی دل ہی میں رہی بات نہ ہونے پائی۔ بہر حال اللہ اجر دیگا۔ خدا نعم البدل بخشے۔ اس صدمہ میں والدین سے ہمیں نہایت ہمدردی ہے۔

معمہ کا حل یکم اگست کے مصباح میں جو معمہ درج کیا گیا تھا۔ اس کا حل یہ ہے درمیان کی لائن سے اوپر ۳ نمبر والی لائن میں تین روپے داخل کرو۔ اور جو تین روپے علیحدہ ہیں۔ انہیں بائیں جانب کی لائن میں داخل کرکے ایک۔ نمبر سے گنتے ہوئے ۳ نمبر تک گنیں۔ اور پھر دائیں جانب سے گنتے ہوئے ۶ نمبر تک گنیں۔ ہر بار جواب ۱۵ روپے آئیگا۔

KHILAFAT LIBRARY

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

اخبار مصباح۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور پنجاب

خوبصورت پھول

(۲)

رومال یا دوپٹہ کے اوپر کیلئے پتے سبز، پھول گلابی رنگ کے دھاگہ سے کاڑھیں۔ کاڑھنے کی طرز پہلے پتے پر دکھائی گئی ہے۔ ... فاصلے پر لگایا گیا ہے تاکہ آپ کی سمجھ میں آ جائے۔ آپ بالکل ساتھ ساتھ ٹانکا لگائیں۔ دھاگا سوئی کے آگے ... کر کے ایک سوئی سیدھی دوسری الٹی لگا دیں۔

راقمہ۔ ایس ایس نسیم کیمل پور۔

KHILAFAT LIBRARY

بابو عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا۔